



## سوال

(53) قرآن پاک کھول کر درس سننا اور بوقت خطبہ خطیب کے سامنے اسٹیڈنڈ کا حکم

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نمبر ۱: بعد نماز فجر جب علمائے کرام درس قرآن مجید ارشاد فرماتے ہیں تو اس وقت اگر کوئی شخص تفسیم و تعلیم کی غرض سے قرآن مجید کھو کر بیٹھ جائے تو اس کا یہ فعل بدعت کے زمرے میں تو نہیں آتا؟

نمبر ۲: جمعہ کے دن خطیب جب منبر پر کھڑا ہوتا ہے تو بعض مساجد میں لکڑی کا ایک اسٹیڈنڈ رکھ دیا جاتا ہے تاکہ خطیب صاحب اس پر قرآن مجید یا کوئی کتاب رکھ لیں اور بسا اوقات اس کا سہارا بھی لے لیتا ہے، کیا یہ اسٹیڈنڈ رکھنا جائز ہے؟ (سائل: قاری محمد ایوب فیروز پوری)

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

از مولانا عطاء اللہ حنیف

انتظامی قسم کی بات ہے، بدعت کے ذیل میں نہیں آتی۔ (۲) اس کی ممانعت کی بھی کوئی وجہ معقول معلوم نہیں ہوتی، نہ اس پر کوئی دلیل ہے۔ لہذا جائز ہے:

لقولہ علیہ السلام وما سکت عنہ فھو عفو (مشکوٰۃ) ہذا مان عندی واللہ اعلم۔

۲۔ مولانا ابوالبرکات احمد صاحب گوجرانوالہ:

(۱) قرآن مجید سامنے رکھ کر درس سننے میں کوئی حرج نہیں ہے: کیونکہ اس طرح کرنے سے سامعین کو زیادہ فائدہ ہوتا ہے، یوں بھی قرآن کو دیکھنا اور اس پر غور و فکر کر کے اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنا بھی عبادت ہے: جیسا کہ اس کی تفصیل، امام سیوطی وغیر ہم علماء نے کی ہے، تفصیل کے لیے ”الاتقان“ اور ”آداب الشرعیۃ“ (لابن مفلح) وغیرہ کا مطالعہ کیجیے۔

(۲) کوئی اسٹیڈنڈ رکھنے والا اس لیے نہیں رکھتا کہ اس سے ثواب حاصل ہوتا ہے یا کوئی دینی کام ہے بلکہ یہ اس لیے رکھتے ہیں کہ قرآن مجید دیکھنے میں سہولت ہو، جیسا کہ اسپیکر ہے، لوگ اسے اس لیے نہیں استعمال کرتے کہ یہ کوئی شرعی امر ہے بلکہ آواز دور تک پہنچانے کے لیے یہ ایک ذریعہ ہے جس سے بولنے والے کو سہولت حاصل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اسٹیڈنڈ سے اس کے رکھنے سے مصحف شریف پکڑنے کی تکلیف نہیں کرنی پڑتی، اس سہولت کے لیے اسے استعمال کرتے ہیں۔ لہذا اس کو بدعت کہنا ٹھیک نہیں ہے۔ ہاں اسٹیڈنڈ کا سہارا لینے



کے بجائے عصا کا سہارا لینا خطبہ میں سنت ہے۔ لہذا خطیبوں کو چاہیے کہ خطبہ کے وقت عصا استعمال کریں۔ لیکن آج کل جو بھی فیشن ایبل مولویوں کی نذر ہو گیا ہے۔ کئی مولویوں کو دیکھتے ہیں کہ جمعہ کے وقت خطبہ میں عصا استعمال نہیں کرتے حالانکہ نبی ﷺ عصا استعمال فرماتے تھے اور خلفائے راشدین ان کے بعد دیگر علماء و خطباء بھی استعمال کرتے آئے ہیں مگر آج کل بعض خطیب حضرات سستی کی بنا پر یا کسی اور وجہ سے استعمال نہیں کرتے، اسٹینڈ کو عصا نہیں کہہ سکتے۔ لہذا اس کا سہارا لینا عصا کے قائم مقام نہیں ہے۔

### ۳۔ مولانا پیر محمد یعقوب صاحب قریشی ماموں کا نجن :

(۱) قرآن مجید کا استماع ضروری ہے۔ مذکورہ صورت میں فہم و تعلم کی غرض سے قرآن کو کھول کر بیٹھنے میں کون سا حرج ہے؟ نیز استماع میں بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔ لہذا بدعت کیسے؟

(۲) قرآن مجید لیٹ، بیٹھ اور کھڑے ہو کر پڑھا جا سکتا ہے، اگر بیٹھا ہوا انسان سلٹنے تختی پر قرآن مجید رکھ کر پڑھ سکتا ہے تو کھڑا انسان اسٹینڈ پر رکھ کر کیوں نہیں پڑھ سکتا؟ نیز عصا (لاٹھی) کا سہارا لیا جا سکتا ہے تو پھر اسٹینڈ کا کیوں نہیں لیا جا سکتا؟ کوئی حرج نہیں۔

### ۴۔ راقم الحروف :

(۱) تعلیم و تعلم میں ہر اس طریقہ اور سہولت سے استفادہ جائز ہے جو طریقہ اور سہولت شرعی حکم کے خلاف نہ ہو اور یہ استفادہ بدعت نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس سے غرض احداث فی الدین نہیں، بلکہ حصول دین اور اس کی تقسیم و اخذ مراد ہے۔ لہذا بلاشبہ مدرس کے سلٹنے مصاحف کھول کر بیٹھنا جائز ہے۔ قرآن مجید میں لفظ لیتفقہوا کے عموم سے بھی اس کا جواز جھلک رہا ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنے غلام ذکوان کی اقتدا میں نماز پڑھ لیا کرتی تھیں اور حضرت ذکوان مصحف شریف سے دیکھ کر قرأت کرتے تھے۔ ملاحظہ ہو صحیح بخاری :

وكانت عائشة يومها عبدًا ذكوان من المصحف - (ص ۹۶ ج ۱ باب امامة العبد والمولى -)

حضرت ابن ابی داؤد اس اثر کو اپنی کتاب "المصاحف" میں موصول لائے ہیں۔ (فتح الباری : ج ۲، ص ۸۳، نیل الاوطار، ج ۳ ص ۱۸۳)

اس اثر کے علاوہ امام محمد نصر مروزی نے اور بھی آثار نقل کیے ہیں چند ایک یہ ہیں :

سئل ابن شهاب عن الرجل يوم الناس في مصحف قال ما زالوا يفعلون ذلك منذ كان الاسلام كان خيارنا يقرؤون في المصاحف (قيام الليل مروزی)

"امام ابن شہاب زہری تابعی سے سوال ہوا کہ قرآن مجید دیکھ کر امامت کا کیا حکم ہے؟ تو فرمایا: جب سے اسلام شروع ہوا ہمیشہ علماء کا قرآن مجید دیکھ کر امامت پر عمل رہا ہے۔ ہمارے بہتر لوگ امامت میں قرآن مجید دیکھ کر پڑھتے تھے۔"

ابراہیم بن سعید عن ابيه انه كان يامر به ان يقيم باهله في رمضان ويامر به ان يقرء لهم في المصحف ويقول اسمعني صوبك - (قيام الليل مروزی)

"ابراہیم بن سعید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اس کو حکم دیتے کہ اپنے اہل کو لے کر ماہ رمضان میں قیام کرے اور حکم دیتے کہ قرآن مجید دیکھ کر پڑھے اور فرماتے کہ اتنا بلند آواز سے پڑھ کہ مجھے تیری آواز سنائی دے۔"

ان آثار سے معلوم ہوا کہ نماز ایسی مہتمم بالشان عبادت میں امامن بھی مصحف سے دیکھ کر، یعنی قرآن مجید سلٹنے رکھ کر قراءت کر سکتا ہے تو پھر خارج از نماز درس قرآن مجید میں مدرس کے سلٹنے قرآن کھول کر بیٹھنا کیوں جائز نہیں؟ اگرچہ ان آثار کو زیر نظر مسئلہ سے براہ راست تعلق نہ ہو، تاہم ادنیٰ مناسبت ضرور ہے۔ بہر حال میرے ناقص علم میں ایسی کوئی



نقل موجود نہیں ہے کہ جس سے مدرس کے سامنے قرآن کھول کر بیٹھنا بدعت کے زمرے میں آتا ہو اور پھر علمائے سلف اور خلف کا اس پر تعامل مزیدک برآں ہے۔  
(۲) خطبہ جمعہ کا ہو یا عید کا، خطیب کے لیے اپنی جسمانی راحت کے لئے کسی چیز کا سہارا لینا جائز بلکہ سنت ہے۔ اور مندرجہ ذیل احادیث میں اس کا ثبوت ملاحظہ فرمائیں :

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْعِيدِ قُومُوا خَلْفَ الْكُفَّةِ فَخُذُوا مِنْهَا مَا تَحْتَاجُونَ - (سنن ابی داؤد بحوالہ مشکوٰۃ، باب صلوة العیدین، ص ۱۲۶)

”حضرت براء سے مروی ہے کہ عید کے دن رسول اللہ ﷺ کو کمان پکڑائی گئی اور آپ نے اس کے سہارے خطبہ عید ارشاد فرمایا۔“

۲۔ عن جابر قال سمعت الصلوة مع النبي ﷺ في يوم عيد فبدأ بالصلوة قام متبينا على بلال فحمد الله واشتفى عليه الخ - (رواه النسائي، مشکوٰۃ: ص ۱۲۶)

”جناب رسول اللہ ﷺ نے بغیر اذان اور اقامت کے خطبہ سے پہلے نماز عید پڑھائی اور پھر بلال رضی اللہ عنہ پر ٹیک لگا کر خطبہ عید ارشاد فرمایا۔“

۳۔ عن عطاء مرسلان النبي ﷺ كان إذا خطب يغير على عمنته اعتمادا - (رواه الشافعي، مشکوٰۃ ص ۱۲۶)

”جناب عطاء بن تابعی سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ دیتے وقت اپنے برچھے پر اعتماد، ٹیک لگایا کرتے تھے۔“

ان تینوں روایات سے معلوم ہوا کہ خطیب خطبہ پڑھتے وقت کسی چیز کا سہارا لے سکتا ہے اور اصل علت سہارا لینا ہے، کمان برچھی وغیرہ کی حیثیت ثانوی ہے۔ لہذا معلوم ہوا کہ خطبہ دیتے وقت اسٹینڈ پر ٹیک لگانا اور اس پر کتاہیں رکھنا جائز ہے۔ بدعت ہونے کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ بشرطیکہ اسٹینڈ پر تکلف، فریب نظر اور دلاؤیز نہ ہو کہ بجائے خطیب کی طرف توجہ دینے کے لوگوں کی نگاہیں اس اسٹینڈ پر لگی رہیں۔ تاہم کمان اور چھڑی پر ٹیک لگانا سنت اور افضل ہے، اسٹینڈ پر محض جواز ہے۔ واللہ اعلم۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## فتاویٰ محدیہ

ج 1 ص 291

محدث فتویٰ